منشور محمدی

منشور محمدی کا فرمان | جاری ہے تا نجم دوران | شایع ہے ہر بازار ترزمین | آمین آمین الٰہی آمین

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمد منشور محمد | توریت بلا تورد انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت ہر دو محمد

نمبر | مطبوعہ ۵ ربیع الاول ۹۴ ہجری مطابق ۲ مارچ ۱۸۷۶ع | جلد ۶

تاریخات

منشور محمدی پہ عالم ہی نثار | تثلیث کو اس سے جانبری ہی دشوار

تاریخ ششم جلد جو سوچی ناگاہ | دل بول اٹھا ماحی شمس الاخبار ۱۲۹۴

دیگر

بند رہی ہی احمد منشور کی انیسی ہوا | ہوگئی یاد رہوا فرمان سابق موسوخ

واج بولا سال ہو موزون پی جلد ششم | سامنے توحید کے تثلیث کو برہم کرو

ناگہان جھونکی سے حق کے از پی تا یم سال | ہوگئی گل کیا ہی شمع بزم نور افشان الکبو ۱۲۹۴

دیگر

ای ز منشور احمدی صد شکر | سرد تثلیث دگرم شد توحید

دین حق رونق دوچند گرفت | کفر کفار ز اشکست رسید

غزل

رقم کرتا ہون میں جب وصف کیسوے پیمبر کا

سیاہی پر گمان ہوتا ہی ہم کو مشک اذفر کا

اگر ہی کثرت عصیاں تو ای دل کیا تردد ہی

بھروسا ہی بڑا روز جزا محبوب داور کا

بشر سے ہو سکے کیونکر بیان رتبہ احمد

کہ ہو جبریل جب جارو ب کش اس شاہ کے در کا

بلا کر یون کیا اللہ نے خوش انکو وصلت سے

بھلا پھر کسطرح کوئی نہی ہمسر ہو سرور کا

رہے ہین عمر بھر مداح ہم روے منور کے

ہمارے منہ چڑے ہے یہ منہ کہان خورشید محشر کا

ارادہ ہی کرون تحریر وصف قامت سرور

اگر آجاے ہاتھ اپنے قلم شاخ صنوبر کا

بہار خلد سے رضوان یہ ہمکو ہو گیا ظاہر

کہ ہی ہر پھول کیسا نقش کونے سرور کا

گدائی ہو میسر جس کسیکو شاہ کے در کی

شہر مرزاپور مین ایک انجمن واسطے تحصیل زرچندہ کے مقرر ہوی ہی - اور صرف ابھی ایک ہی جلسہ ہوا ہی کہ جس مین جناب اکبر علی خان صاحب نے تنہا مبلغ چھبیس ۲۶ روپیہ اپنے جیب خاص سے دی اور اور رؤسا نے بھی اپنی ہمت کو ہاتھ سے جانے ندیا اور ہم کو بہت بڑی امید ہی اون شہر کے رؤسا سے کہ جہان اسوقت تک کوئی انجمن اس قسم کی مقرر نہین ہوی ضرور مقرر کرینگے - اور بہشت کے وارث بنین گے - چنانچہ اس شہر مین بھی جناب مولوی عبدالرحمن صاحب وکیل ہے کورٹ و جناب مولوی عبدالغنی صاحب وکیل عدالت دیوانی و جناب احمد علیخان صاحب مترجم عدالت ہاے کورٹ و جناب مبارک علی خان صاحب و جناب شیخ محمد اسمعیل صاحب واعظ نے کمر ہمت کو کسا ہی امروز فردا مین چندا ہونے والا ہی - مگر اسوقت تک ہمکو کچھ حال جناب سید احمد خان صاحب بہادر سے اس رائے کا کہ جو تمام ہندوستان مین اپنی ہمدردی قومی ظاہر کیا کرتے تھے معلوم نہین کہ کس فکر مین ہین امور دنیا کے لئے تو تمام ہندوستان سے چندہ لیتے پھرے مگر محافظان خانہ خدا کے لئے نہ تو اپنے شہر مین اور نہ کسی دوسرے شہر کا سفر کیا پھر ہم کہتے ہین کہ جناب سید صاحب ضرور کچھ نہ کچھ ایسی کوشش کرینگے کہ جو اسوقت تک کسی سے نہ ہوی ہوگی اور خدانخواستہ ایسا نہوا تو جیسا کہ لوگون کا گمان ہی کہ یہہ سب کام جو سید صاحب کرتے ہین مدرسۃ العلوم وغیرہ کا جاری کرنا اپنے نمود کے واسطے ہی بدرجہ یقین پہونچ جائیگا لہذا ہم سید احمد خانصاحب کی خدمت بابرکت مین عرض کرتے ہین اسوقت اپنے ہمدردی قومی ظاہر کیجئے اور تمام مسلمانون کے لئے مجالس مقرر کیجئے اور ثواب عظیم کو ہاتھ سے جانے نہ دیجئے اور اگر آپکے مشرب مین ثواب کوئی چیز نہو تو ترکی لباس کی شرم کیجئے فقط کارسپانڈنس حاتم علی واعظ آباد

اختیار

اخبار دارالخلافہ روم

اس زمانہ مین کہ آجکل سلطنت روم و روس کے معاملات کی طرف مسلمانان ہند کے خیالات متوجہ ہین اور اخبارات انگریزی سے سلطنت اسلامی روم کی حقیقت حال بلا تعصب معلوم ہوتی قسطنطنیہ سے ایک اخبار کا بزبان فارسی شایع ہونا ان ہمدردان کے لئے نہایت خوشنودی کا موجب ہی - اخبار دارالخلافہ مجوماہ ذی الحجہ ۹۳ھ ہجری سے دارالخلافہ مین شایع ہو رہا ہی اسمین وہان کی سچی سچی حالات بلا کم و کاست لکھے جاتے ہین - مالک اس اخبار کے اک المنل صاحب اہل سنت و جماعت سے ہین نام حاجی عزت افندی ہین - سبحان اللہ کیا کہنا دارالخلافہ کا اخبار ہی - دریای صداقت کا گوہر شاہوار ہی - اس اخبار کے مطالعہ سے شان اسلام پائی جاتی ہی - رونق ایمان و اسلام نمودار ہوتی ہی - صاحبو ہندوستانیون کے لئے اسکے مہتمم عالی ہمنے سالانہ ۷ روپیہ قیمت مع محصول ڈاک رکھا ہی ہفتہ مین ایکبار مندرجہ ظہور پر جلوہ گر ہوتا ہی - ولایتی محصولی کی للعہ روپیہ ہوتا ہی پس رہی قیمت اخبار تین روپیہ مین یہہ اخبار ات آتا ہی گویا خدا کے مول درست ہوا ہی بکتے ہے

جن صاحبون کو اس اخبار کی خریداری کا شوق ہو جناب حافظ سید محمد صاحب وکیل دارالخلافہ مہتمم و مالک مطبع فرمودہ بنگلور پاس اپنی درخواست معہ زر قیمت روانہ فرماوین وہ جناب مہتمم جریدہ دارالخلافہ استنبول کو معلوم کرینگے وہان سے سیدھا ہفتہ وار اخبار مذکور مشتر لصاحب کے پاس آتا جائیگا فقط

ترقی دین اسلام پر اسمت صاحب کی آرٹکل

اکثر دیکھا گیا ہی کہ اقوام بت پرست و مشرک اقسام وغیرہ کے لوگ بہ نسبت مذہب عیسوی کے مذہب اسلام کثرت سے شامل ہوتے جاتے ہین اور اپنے آبائی مذہب کو مطلقا ترک ہی کر دیتے ہین پس اسکی وجوہات کے درباب مسٹر باسمورت اسمت صاحب نے جو بڑے منصف مزاج اور مرتب گو شخص ہین ایک عمدہ آرٹکل تحریر کی ہی اور منجملہ وجوہات ایک وجہ قولی یہہ بیان کی ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم نے نوع بنی آدم کی مساوات و حسن معاشرت کے باب مین وعظ فرمایا اور بموجب اسی قاعدہ کے عمل کیا گیا اور جمیع اہل اسلام قبل از ایمان لانے اور مشرف از اسلام ہونے کے گو کہ وہ کسی ایک قوم و مذہب کے کیون نہون بایکدیگر مانند بھائیون کے سمجھے جاتے تھے۔

مشرکون و بت پرستون نے جو تفرقہ ڈال رکھا تھا مذہب اسلام نے بنا پاکر اوسکو ایک لخت اٹھا دیا اور کل بنی آدم باعث اختیار کرنے مذہب اسلامیہ کے آپس مین ایک ہو گئے اور کچھہ غیریت باقی نہین رہی اور خود نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام کمال محبت سے ہمارے اور اسکے جدی سی سیو تگ بلکہ بانہ اسی برتاو ہوتا چلا آیا ہے

خصوصا منہ و سان کی کہتا ہون کہ اسمین سکھون ہنود مسلمان ہوے اور اجکل ہوتے چلے جاتے ہین اور جامہ شرک کو اک دست اپنے ہاتون قبا کرتے ہوے خلعت اسلام زیب تن کیا اور کر رہے ہین مگر اسکے خلاف مین پادریون سے بدقت و کوشش تمام سال ہر برس دس ہنود کو بھی عیسائی بنانا نہین ہو سکتا ہی اگرچہ پادری مذکور اپنے مذہب مین ہندوون کو ملانے کے واسطے بہت کچھہ اقسام کی تصانیح کرتے ہین لیکن اُدہر سے بانداز بیشہ بارہ بات ہو جانے اپنے مذہب ہندوی کے چھہ چھہ ہوتی جاتی ہے۔ پادری لوگ باوجودیکہ اونکو روزگا دیتے اور معاش جاری کرتے اور اپنے برابر کے سمجھنے کا بھی اقرار کرتے ہین مگر خدا جانے کہ یہہ کیا وجہ ہوگی کہ ہندو نکا دل ہرگز نہین پھرتا اور وہ ہر اک بک کے منہہ سکھا لین وہ تو اونکی باتون پر نہین جاتے۔ نو عیسائیون کو پادری لوگ اپنے برابر جگہہ دیتے ہین اور ظاہر مین پاس مذہب انکی خاطر کی لیتے ہین لیکن دوسرے صاحبان یورپین انکی نسبت اسطرحکا برتاو کب برتتے ہین بلکہ انکو نظر حقارت سے دیکھتے ہین اور اسی سبب سے ہندو لوگ عیسائی ہونا نہین چاہتے اور انسے زیادہ پرہیز کرتے ہین۔ اور جب حبشی لوگ مسلمان ہوتے ہین تو صاحبان عرب و ترکی کو انسے غیریت کیسی کہ انکے ساتھہ مانند شیر و شکر کے مل ہی جاتے ہین اور انکی بڑی تعظیم اور خاطرداری کرتے ہین لیکن وہی مردان حبش جبکہ مذہب عیسائی

پر چلے سین زانکے ساتھ ایسی چال چلنا ہوتی ہی کہ جادہ عیسائیت پر پہلا قدم رکھتے ہوے ڈگمگا یا جاتا ہی اور انکی خرابی کیا پوچھنے کہ کچھ بیان نہین کی جا سکتی ہی اور کہنیگے تو کیا۔ یورپین لوگ انکی صورت دیکھکر بالکل منہہ بناتے ہین اور یطیرح چین بجبین ہوا کرتے ہین اور باوصف یکہ رنگی اور ہم مذہبی کے مثل تفاوت کالے اور گورے رنگ کے حبشیون کے طرف سے یورپین لوگون کے دل سے مغایرت و نفرت نہین جاتی اور ان حبشیون کو مانند بہایم کے سمجھتے ہین اور غلامون کے طرح اونسے سلوک کیا جاتا ہی حسن معاشرت کا نام تک کہ دد کو سونپ دیا ہی۔ پس ان ہر دو صورتون پر نظر کرتے ہوے یقین یہہ سمجھا جاتا ہی کہ مردمان بت پرست وغیرہ دین اسلام کو خواہ نخواہ مذہب عیسائی پر ترجیح دینگے اور ذہین مین انکے یہہ بات خوب جمی ہوی ہوگی کہ دین موصوف مذہب آخر الذکر پر فوق لے گیا اور لے ہی جاتا ہی فقط

از شمس الاخبار مدراس

مقدمہ صلح سرویہ پر عمائدین ترک کی رائے

اخبار سادہ لیا فرمیل سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ عمائدین ترک کی مقدمہ صلح سرویہ کی نسبت یہہ رائے ہی کہ کسی صورت سے ہو سکے روس کے ساتھ بنیاد جنگ قایم کرنا لازم پریگی اور اس تقدیر مین ۔ ریہ کے ساتھ صلح کیا جانا کیا فایدہ بخشیگا کیونکہ جب سرویہ سے صلح ہوی تو اسکو تمام ملک و قلع مفتوحہ وغیرہ واپس دینا لازم ہوگا اور جب اصلی قوت و طاقت

عجیب کیفیت

صاحب راقم اخبار وینٹی فیر رقمطراز ہین کہ چار برس سے کچھ زیادہ عرصہ گذرا کہ چار افسر دانے ہندوستان مین ملکر اپنے رہنے کے واسطے ایک چھوٹا سا مکان بنایا انھون نے اپنے مکان کی تعمیر مین پتھر پاس کے ایک ہندوستانی قبرستان سے لئے تھے پھر ایک فقیر نکلا اور اس نے بد دعا مین دین اور کہا کہ چار برس کے اندر چارون مین سے ہر ایک افسر مرگ مفاجات سے مرجاویگا ایک شخص سازے تین برس کے عرصہ کے درمیان سور کے شکار مین مارا گیا دوسرے کو شیر نے کھالیا اور تیسرے شخص کے اتفاقیہ گولی لگی لیکن ابھی تک چوتھے شخص کو کوئی صدمہ نہین پہنچا تھا اور وہ اپنی خیر جانتا تھا اور اسکے دوست نازان تھے کہ بودے فقیر کی پیشنگوئی جھوٹ ثابت ہوگئی مگر جب کہ چوتھا یہہ شخص گنگا مین جہاز رانی کرتا تھا اسکی کشتی الٹ گئی اور وہ ڈوب گیا علاوہ برین اسی وقت مین دریا اس گھر کے پاس

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف ناظم و مہتمم کے اہتمام سے چھپا

منشور محمدی نمبر

تو ہیرو دکیوں نہ محمود و سکندر کا

او یہ اپنی تمنا ہی کہ وقت جانکنی ہو منہ سے

ادا مولے تامل دصف لبہائے پیمبر کا

شتہار

خیر خواہان ہامردمان اور عاشقان رسول و قرآن کو مژدہ

ہو کہ کتاب مدیہ المسلمین جو پادری عماد الدین نے اعجاز فصاحت و بلاغت

قرآن شریف کے ابطال مین لکھی ہے اور بحوالہ اقوال علماء اسلام

تخمینا دو سو الفاظ کو وحشی و غیر فصیح اور ۳۸ - آیات کو باعتبار

قواعد فصاحت غیر فصیح و غلط لکھا ہی اور درخواست کی ہی

کہ جو مسلمان ان عیب الفون کو قبول نکرین تو زمانہ جاہلیت کے اشعار

کلام سے مستند کر جواب دیوین اور بعدہ ۸۰ آیات کے مضمون

مین تخالف و تناقض ظاہر کیا ہی مثلاً ایک جگہ قرآن مین ہے

لَا نُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور ایک جگہ ہی لَنَسْئَلَنَّهُمْ

اَجْمَعِيْنَ اور بعدہ ۳۰ - آیات کے مضمون کو جھوٹا لکھا ہے

اور اس ضمن مین جناب رسول مقبول صلعم کی نسبت بھی بہت کچھ

جسارت و گستاخی کی ہی اور چونکہ یہ شخص معتبر مسلمان مولوی تھا

اسواسطے عوام مسلمان اسکی تصنیف کو توجہ سے دیکھتے ہین اور

بعضون نے تو بہت ہی کچھ عمدہ اور معتبر سمجھتے ہین اور بخیال قلت اشعار

و کلام جاہلیت کے اسکا جواب ہونا محال اور غیر ممکن جانتے

تھے الحمد للہ کہ باذنہ تعالیٰ جسنے خواست پادر میانہ حساب اوس

کتابکا جواب ما صواب ہو گیا اور انکا جہل و دروغ ظاہر کر دیا

اور ہر مسلمان کو بغیر ضرورت کے مطالعہ کرنے سے بچا دیا

ہے سو اگر

الشہادۃ للہ تعالے۔

الداعی الی الخیر سید علی نقی تحصیلدار مہو باضلع ہمیرپور۔

یکم صفر المظفر سنہ ۱۲۹۰ ہجری نبوی صلعم

بقیہ خبر کمیت یا دریہ

سوال موحد (۹) بھلا یہہ تو فرماؤ کہ عیسائی مذہب مین کون سی پاکیزگی اور راستبازی اور خدا کا جلال زیادہ ہے جسکا فخر کرنا اوسکے مریدون کو برتر ہی

جواب پادری پاکیزگی کے معنے یہہ ہین کہ دلکا بد خواہشون سے خالص ہونا اور راستبازی یہہ ہی کہ نیک عملون کا مرتکب ہونا چنانچہ یہہ دونون ہر مذہب مین انسان پر لازم ہین اور اس سے زیادہ انجیل مین بھی بیان نہین ہی اور یہہ جو سوال ہی کہ عیسائی مذہب مین کونسا جلال زیادہ ہی سو یہہ ہی کہ خدا نے مسیح مین ہوکے ہم کمبخت ضعیف گنہگارون پر اپنی کمال محبت دکھلاکر ہمکو گناہون سے بخشش دی ہی۔ چونکہ گناہون کی مزدوری موت ہی پر خدا کی بخشش ہماری خداوند مسیح کے وسیلے سے ہمیشہ کی زندگی ہی۔ رومیون ۳ ۲۳۔ گنہگارون کی بخشش مین خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہی اور عیسائیون کا فخر اپنی نیکی پر نہین بلکہ خدا کے فضل پر جبکہ وہ مسیح کے کفارہ مین ظاہر ہوتا ہی۔

جواب الجواب موحد اس جواب مین بھی ہمارے مہربان پادری صاحب نے بہت غوطے کھائے ہمنے آپ سے پاکیزگی اور راستبازی کے معنے نہین پوچھے پس یہہ جواب بھی آپکا قابل التفات نہین۔ اگر اسپر التفات بھی ہو تو یہہ جواب آپکا آپ ہی کے مذہبی مسایل سے خلاف ہی کیونکہ پاکیزگی اور راستبازی جسکی تشریح ہمارے پادری نے کی ہی اوسکی بو باس تک عیسائی مذہب مین دکھائی نہین دیتی۔ کیونکہ جب عیسائیون نے یہہ سمجھا کہ مسیح ہمارے اعمال بد کی سزا پاچکا اور ہم۔ اوسکے خون پر ایمان لانے سے پاک و صاف ہوگئے ہین تو پھر وہ بلا وسواس اپنے دل کی خواہشون کے موافق اعمال کرین گے اور دل مین جانینگے کہ مسیح تو ہمارے بدلے فدیہ دے چکا ہی اوسوقت جو دل چاہے کرین کیا معنے اعمال پر تو نجات نہین فقط مسیح کے ایمان پر نجات ہی اسلئے آپ ہی فرمائیے کہ یہان پاکیزگی اور راستبازی کہان رہی۔ اگر آپ یہہ فرمادین کہ مسیح پر جو ایمان لاوے اور اصطباغ پاوے کیا پانی کیا روح القدس کا تو وہ کبھی مرتکب افعال شنیع نہوگا یہہ تو یہہ بھی آپکا عبث ہی ہمنے بہت کتابون اور تواریخون اور اخبارون بلکہ بچشم خود دیکھا کہ بہت عیسائی جو انجیل کا وعظ سنایا کئے اور باپ بیٹا روح القدس کا اونہون نے اصطباغ بھی پایا یا اینہہ پھر بھی وہ مرتکب اعمال ناشایستہ کے ہوے جنکا بیان خلاف تہذیب ہی۔ ہم کو کیونکر یقین ہو کہ فقط مسیح پر ایمان لانے والے ہی نیک اعمال کیا کرتے ہین پطرس کا انکار اور یہوداسکریوطی کا حال آپنے انجیل مین پڑہا ہوگا پس جب وہ شاگرد جو برگزیدہ اور روح القدس سے مستفیض ہوکر پھر بھی بدی سے نہ چوکی تو اورکس شمار اور کس قطار مین ہی بارہ شاگردون کا روح القدس سے مستفیض ہونا اور روح سے قوت پانا متی کی انجیل باب ۲۰۔ آیت سے ظاہر ہے کہ کہنے والے تم ہی نہین

بولکہ تمہارے باپ کی روح ہی جو تم مین بولتی ہی اسی باب کے
پہلی آیت دیکھو کہ بادشاہ گردون کو مسیح نے اختیار بخشا جن مین
یہودا اسکریوطی اور پطرس بھی آگئے۔ اب آپ اپنے غلطیونکی
اصلاح کیجئے (۱) اپکا یہہ ارشاد کہ ہرایک مذہب مین انسان کو
لازم ہین اس سے زیادہ انجیل مین نہین پس جب ہرایک مذہب
مین راستبازی اور پاکیزگی کی تعلیم ہی تو پھر انجیل کی بیان کیا
حقیقت اور خصوصیت ہی عقل سلیم سے انسان پاکیزگی اور راستبازی کے
سامان حاصل کرسکتا ہی علاوہ اسکے آپ تو ان دو باتون
کی تصدیق ہرایک مذہب مین مان چکے ہین پھر مسیحی مذہب کا
فخر آپ کو زیبا نہین دیتا۔ (۲) راستبازی اور پاکیزگی
صاف صاف بیان کرکے دکھلاؤ مذہب مسیحی مین حرام وحلال
کی کچھہ تمیز نہین ہے خود مسیح نے لوگون کو شراب بناکر پلائی
حالانکہ وزادل سے شراب کی ممانعت ہی اور زانیہ کو بغیر سزا
مسیح نے چھوڑ دیا (۳) یہہ خدا کا عجیب جلال تھا جو
نعوذ باللہ مسیح کے جسم مین ہوکر یہودیون کے ہاتھ سے نہایت
ذلت وخواری سے ہلاک ہوا (۴) خدا کی ذات کچھہ ایسی
شی نہین ہی کہ وہ جسم کے قید مین محدود ہوکر تکلیف گوارا
کرسکے اور وہ کون سی شی اوس ذات پاک کو ستا سکتی ہے
کوئی نہین ہرگز نہین پس آپکا یہہ خیال عبث ہی کہ عیاذاً باللہ
خدا مسیح مین ہوا ایسا تو ہرایک بت پرست کو دعوی ہی ہمارے
اوتار سب خدا تھے پس آپ ہی بتلائیے آپ پادری صاحب
فرماوین کہ بت پرست اور اوتار پرست اور مسیح پرست مین
کیا فرق ہے۔

(۵) یہہ کہ واہ واہ یہہ بھی فضل خدا کا آپ نے عجائب
وغرایب بیان کیا قربان شما اگر اسکو آپ اپنے عقل عجیب سے
خدا کا فضل سمجھتے ہین تو ایسے عقیدہ اور عقل کو ہمارا اسلام ہے
یہہ تو فضل نہوا بلکہ قہر اور ظلم ہوا کہ مسیح بے گناہ کو خدا نے
ناحق یہودیون کے ہاتھہ گرفتار کراکر سزا دی اور موافق
نوشتہ انجیل حال کے صلیب پر لٹکایا۔ اور آپ کا عقیدہ
بھی عجب ہی کہ سزا ناحق کوئی پاے اور فضل کا مزا کوئی
اوڑائے۔

سوال (۱۰) یہہ کیا باعث ہی کہ
عیسائی لوگ جب مباحثہ مین لاچار ہوتے ہین تو وہ اپنے
دعوی کے شہادت کے لئے آیات قرآنی کو پیش کرتے ہین
باوجودیکہ قرآن مجید اونہین تنبیہ کرتا ہی اور ہدایت کی راہ
بتلاتا ہے۔ **جواب** پادری سائل کو لازم تھا کہ
بیان کرتے کس امر کی لاچاری مین عیسائی آیات قرآنی اپنے
دعوے کی شہادت مین پیش کرتے ہین واضح ہو کہ ہمارا
کوئی بھی دعوی قرآن کی شہادت پر موقوف نہین ہی تو
بھی جب محمدیون کے ساتھہ مباحثہ ہوتا ہی تو اونکی قایل
کرنے کے لئے قرآنی آیتین پیش کرنا کچھہ عجب نہین چنانچہ
آپ لوگ بھی اپنے ادعای کے تائید مین انجیل کے آیتین
پیش کرتے ہین اور یہہ جو کہتے ہین کہ قرآن ہمکو تنبیہ دیتا
اور ہدایت کی راہ بتلاتا ہے معلوم نہین کہ اوسمین کتب
سابقہ کی نسبت کیا شرف وفضیلت زیادہ ہے الخ

جواب الجواب موحد اس جواب مہمل کے لکھنے
سے معلوم ہوا کہ ہمارے جناب پادری صاحب بہادر

کتب مقدسہ کا مضمون ہو سکتا ہے اور اسی طرح
ہین اگر وہ اس سے واقف نہو تو اسمین عجب نہ کیجئے اور
ہمارے اون سے الہی غلطی کو ہمین بتی ہے تو ای چال ہو
امر یہ ہے بھی انکار کر جاتے ہین - دیکھو تصانیف
صاحب اور رسالہ شہادت قرآنی
ماسٹر محمد صاحب وغیرہ کو ملکہ عیسائی تمکو ثبوت الوہیت
مین شہادت قرآنی بہت سنایا کرتے ہین وَكَلِمَتُهُ
اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ حالانکہ قائلین الوہیت
جناب مسیح کا سرنشتہ ہے اور اس آیہ کے تمام قرآن مین
جابجا الوہیت مسیح کا انکار ہی اور سب قرآن مین کلمۃ اللہ
یا کلمۃ الرب کا معنی کلام خدا اور حکم اوسکے آیا ہی اور لفظ
روح کا جو مضاف طرف خدا کے ہو کہین بمعنی ذات خدا
کہین پس اس قول سے الوہیت جناب مسیح کی سمجھنی تعصب ہے
اور یہہ کہنا کہ ہمارا کوئی دعوی قرآن کی شہادت پر موقوف
نہین سراسر نادانی اور کم فہمی ہے کیونکہ تصانیف ہا در یون
سے شہادت قرآنی اظہر من الشمس ہے - رہی یہہ بات
کہ محمدی بھی عیسائیون کے قایل کرنے کے لئے آیات
انجیل پیش کرتے ہین - ودین چہ شک ہم اول تو
بطلان کفارہ پھر ابطال تثلیث اور تحریف اور منسوخ اور
سہو کاتب اور حواریون کے غلطیان وغیرہ کے باب
مین آیات پیش کیا کرتے ہین نہ کہ آپ کیطرح خواہ نخواہ
تاویل بعید سے معنی کرنے مین اگر کسی محمدی نے ایسا کہا ہو تو
بتلاؤ ہمکو انجیل سے کیا واسطہ قرآن محمدیون کے پاس موجود ہی

تدبیر دفعیہ مرض تعصب

انسان کی بدترین خصلتون مین سے تعصب بھی ایک نہایت بدترین خصلت ہی۔ یہہ ایسی بدخصلت ہی کہ انسان کے تمام نیکیون کو غارت اور برباد کرتی ہی۔ تعصب گو اپنی زبان سے نکہے مگر اوسکا طریقہ یہہ بات جتلاتا ہے کہ عدل اور انصاف کی خصلت جو عمدہ ترین خصائل انسانی سے ہی اسمین نہین ہی۔ متعصب اگر کسی غلطی مین پڑتا ہی تو اپنے تعصب کے سبب اس غلطی سے نکل نہین سکتا کیونکہ اوسکا تعصب اسکے برخلاف بات کے سننے اور سمجھنے اور اسپر غور کرنیکی اجازت نہین دیتا اور اگر وہ کسی غلطی مین نہین ہی بلکہ سچی اور سیدھی راہ پر ہے تو بھی وہ ہی تعصب اوسکے فائدہ اور اسکی نیکی کو پھیلنے اور عام ہونے نہین دیتا۔ تعصب انسان کو ہزار طرح کی نیکیون کے حاصل کرنے سے باز رکھتا ہی اکثر دفعہ ایسا ہوتا ہی کہ انسان کسی کام کو نہایت عمدہ اور مفید سمجھتا ہی مگر صرف تعصب لاحقہ کے باعث اسکو اختیار نہین کرتا اور دیدہ و دانستہ گمان حق کرکے برائی مین گرفتار اور بھلائی سے بیزار رہتا ہی۔ مذہبی تعصبات کی نسبت بھی ہم آئندہ کچھ بیان کرینگے مگر اول امور تمدن یعنے طریق تہذیب بود و باش اور معاشرت مین جو نقصانات تعصب سے پیدا ہوتے ہین اونکا ذکر کرتے ہین۔ انسان قواعد قدرت کے مطابق مدنی الطبع پیدا ہوا ہے وہ تنہا اپنی حوائج ضروری کو جیسا نہین کرسکتا اسکو ہمیشہ مددگارون اور معاونون کی (جو دوستی اور محبت سے ہاتھ آتے ہین) ضرورت ہوتی ہے۔ مگر متعصب اپنے تعصب کے تمام لوگون سے منحرف اور بیزار رہتا ہی اور کسیکی دوستی اور محبت کے طرف (بجز ان چند لوگون کے جو اسکے ہم رائے ہین) مائل نہین ہوتا اور اکثر نقصان اٹھاکر زیر مار بھی ہوجاتا ہے۔ عقل اور قواعد قدرت کا مقتضا یہہ معلوم ہوتا ہے کہ امور متعلق تمدن اور معاشرت مین جو باتین زیادہ منفعت اور زیادہ آرام اور زیادہ لیاقت اور زیادہ عزت کی ہین اونکو انسان اختیار کرے مگر متعصب ان سب نعمتون سے محروم رہتا ہے۔ ہنر اور فن اور علم ایسی عمدہ چیزین ہین کہ اُن مین سے ہر ایک کو اعلیٰ درجہ تک حاصل کرنا چاہئے مگر متعصب اپنی بدخصلت سے ہر ایک ہنر اور فن اور علم کے اعلیٰ درجہ تک پہونچنے سے محروم رہتا ہے۔ وہ اون تمام دلچسپ اور مفید باتون سے جو نئی تحقیقات سے اور نئے علوم اور فنون سے حاصل ہوتے ہین محض جاہل اور ناواقف رہتا ہے اوسکی عقل خبط اور اوسکے دماغ کے قوت محض بیکار ہوجاتی ہی اور جو کچھ اوسمین سمائی ہوئی ہوتی ہے اوسکے سوائے کسی بات کے سننے اور سمجھنے کی اوسمین طاقت اور قوت نہین رہتی وہ ایک ایسی جانور کے مانند ہوجاتا ہے کہ اسکو جو کچھ بالطبع آتا ہے اوسکے سوائے اور کسی چیز کی تعلیم و تربیت کے قابل نہین ہوتا۔ بہت سے لوگ ہین جو اپنے تعصب کے باعث سے تمام باتون مین کیا اخلاق مین اور کیا علم و ہنر مین اور کیا فضیلت و دانش مین اور

کیا تھذیب اور شایستگی مین اور کیا جاہ وحشمت مین اور کیا مال
و دولت مین اعلی درجہ سے نہایت پست درجہ مذلت اور
خواری کو پہونچ گئے ہین اور بہت سے لوگ ایسے ہین جنہون نے
اپنی بے تعصبی سے ہر جگہ اور قوم سے اچھی اچھی باتین اخذ کرکے
ادنی درجہ سے ترقی کرکے اعلی سے اعلی درجہ پر پہونچگئی
ہمکو اپنی ملک کی اسلامی بھائیون پر اسبات کی شکایت ہی
کہ وہ بھی تعصب کے بد خصلتون مین گرفتار ہین اور اس سبب سے
ہزارہا قسم کی بھلائیون کے حاصل کرنے سے اور دنیا مین
اپنے تئین ایک معزز قوم کو دکھانے سے محروم رہکر ذلت
اور خواری اور بے علمی اور بے ہنری کی بیماری مین گرفتار
ہین اور اس لئے میری خواہش ہے کہ وہ بد خصلت سے نکلین
اور علم و فضل و ہنر و کمال کے اعلی درجہ کی عزت تک پہونچین
ہم مسلمانون مین ایک غلطی یہہ پڑی ہی کہ بعض دفعہ ایک غلط
نہ ماننے کی جذبہ مین تعصب کو اچھا سمجھتے ہین - اور جو شخص
اپنے مذہب مین بڑا متعصب ہو اور تمام شخصون کو جو اوس
مذہب کے نہین ہین اور تمام اون علوم اور فنون کو جو اسکے
مذہب کے لوگون مین نہین ہے نہایت حقارت سے
دیکھے اور برا سمجھے اوس شخص کو نہایت قابل تعریف اور توصیف
کے اور بڑا پختہ اپنے مین سمجھتے ہین مگر ایسا سمجھنا بڑی غلطی
ہی جسکی تعصب نے حقیقت مین مسلمانون کو برباد کردیا ہے
ہمارا مذہب اور مذہبی علوم اور دنیا اور دنیاوی علوم بالکل
علیحدہ علیحدہ چیزین ہین - پس بڑی نادانی ہے جو دنیاوی
علوم اور فنون کے سیکھنے مین کسی قسم کی تعصب مذہبی کو
کام مین لاوین - اگر یہہ خیال ہو کہ ان دنیاوی علوم کے
سیکھنے سے ہمارے عقاید مذہبی مین سستی آتی ہی کیونکر
مذہبی مسایل اون دنیاوی علوم کے پڑھنے سے مشتبہ یا غلط
معلوم ہوتے ہین - تو نہایت ہی افسوس کا مقام ہی کہ مسلمان
صاحب ایمان اپنی ایسے روشن اور مستحکم سچے دین کو ایسا
ضعیف اور کمزور سمجھتے ہین کہ دنیاوی علوم کی ترقی سے اسکو
برہمی کا خیال کرتے ہین نعوذ باللہ منہا - مذہب اسلام ایک
ایسا مستحکم اور سچا مذہب ہی کہ جسقدر دینی اور دنیوی علوم
کی ترقی ہوتی جاویگی اوسیقدر اسکی سچائی اور خوبی زیادہ
تر ظاہر اور ثابت ہوگی - اب ہم یہہ کہتے ہین کہ اپنے مذہب
مین پختہ ہونا جذبات مین بلا تعصب کے اور یہہ نہایت عمدہ
صفت ہی جو کسی اہل مذہب کے لئے ہوسکتی ہے اور تعصب
گو کہ وہ مذہبی باتون مین کیون نہو نہایت برا اور خود مذہب
کو بغایت نقصان پہونچانے والا ہے - غیر متعصب
(مگر اپنے مذہب مین پختہ) ہمیشہ سچا اور دانا دوست
اپنے مذہب کا ہوتا ہی - اوسکی خوبیون اور نیکیون کو
پھیلاتا ہی اور اوسکے اصول کو دلایل و براہینون سے
ثابت کرتا ہے - مخالفون اور معترضون اور برا کہنے والون
کی باتون کو ٹھنڈے دل سے سنتا ہی اور خود بھی اوسکا
دفعیہ کرتا ہے - اور لوگون کو بھی اوسکے دفعیہ سمجھاتا ہی
اور عمدہ عمدہ موقع دیتا ہی - برخلاف اسکے متعصب نادان
دوست اپنے مذہب کا ہوتا ہے وہ سراسر اپنی نادانی
سے اپنے مذہب کو نقصان پہونچاتا ہے - پہلے بسم اللہ

غلو یعنی بے فضلات اختیار کرنے سے جو ہر عقلمند کے نزدیک
معیوب و قابل نفرت ہی اپنے مذہب کی حسن اخلاق و دیگر
اوسکے نتیجہ کی خوبی پر داغ لگتا ہی مذہب کی خوبیونکی
پھیلنے اور لوگون کو اسکی طرف راغب کرنیکی بدلے اوسکا
اوسکا رد ہونا اور طبیعت قوی ہوجاتا ہی اور اپنی
تعصب کے سبب سے یہ اخلاق اور مغرور و سخت دل ہوجاتا
ہی اور ٹھیک ٹھیک آیت کریمہ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ
الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ کا مصداق صریح
ہوتا ہی - بچاوے اللہ ایسے تعصب اور متعصبون سے
فقط باقی آیندہ انشا اللہ تعالے -

راقم شیخ احمد نصیر آبادی

بقیہ مباحثہ جناب حاتم علی صاحب واعظ و فرانسس لوئیس صاحب

چھٹی دلیل یہ ہی کہ فدائی کی نجات کسی طرح سے
ممکن نہین ہے کیونکہ یا تو شریعت پر عمل کرینگے یا
نکرینگے اگر شریعت پر عمل کرینگے تو بقول جناب پولوس ہرگز
نجات نہ پاینگے کیونکہ جناب موصوف نے رومیون کے
۳ باب کے ۲۰ مین فرماتے ہین کہ کوئی بشر شریعت
کے کامون سے اوسکے حضور راست باز نہوگا کیونکہ
شریعت کا اسسے صرف گناہ کی پہچان ہے انتہی
اور پھر شریعت کی توہین کے بعد اوسی باب کے ۲۸
مین کہے ہین پس ہم یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ آدمی ایمان سے
بغیر اعمال شریعت کے راستباز ٹھہرتا ہی انتہی اور

پھر ہم باب کے ۱۰ مین فرماتے ہین کہ دل سے ایمان لاتا ہی
اور منہ سے اقرار کیا جاتا ہی انتہی ایسی
بیان سے صاف ظاہر ہی کہ جو شخص ایمان رکھتا ہی اور
صریح یہ بات سمجھی جاتی ہی کہ جو شخص ایمان رکھتا ہی اور
شریعت پر عمل نہین کرتا وہی نجات پائیگا اور جو ایمان کے
ساتھ عمل بھی کرتا ہے وہ نجات نہ پائیگا غرض جناب
پولوس کے قول سے یہہ بات ظاہر ہوی کہ شریعت پر عمل
کرنا نجات مین مخل ہے اسی وجہہ سے مقدس پولوس
کو شریعت سے نفرت تھی چنانچہ رومیون کے ۷ باب
کے ۱۵ وغیرہ مین فرماتے ہین کہ جس سے مجھے نفرت
ہی وہی کرتا ہون پر اگر مین وہی کرتا ہون جو نہین چاہتا
تو شریعت پر گواہی دیتا ہون کہ خوب ہی الخ یہان
فرماتے ہین کہ مین نفرت کے ساتھ اور خلاف خواہش
شریعت کی خوبی پر گواہی دیتا ہون - پر شریعت کی توہین
مین فرماتے ہین کہ آدمی نہ شریعت کے کامون سے بلکہ
یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راست باز ہوتا ہی ہم بھی
مسیح یسوع پر ایمان لاے تاکہ مسیح پر ایمان لانے سے
نہ شریعت کے کامون سے راست باز گنے جاوین اسلئے
کہ شریعت کے کامون سے کوئی جسم راست باز نہین ہوگا
کلاتی ۲ باب ۱۶ و ۱۷ پھر کلاتیون کے ۳ باب
مین فرماتے ہین ۱۰ جتنون کا شریعت کے عملون پر
بھروسا ہی لعنت کے تحت مین ہین کہ لکھا ہے کہ جو کوئی ان
سب باتون کے کرنے پر کہ شریعت کے کتاب مین

ئے مین قایم نہین رستا مین ۱۱ پھر یہ کہ کوئی خدا کے نزدیک
شریعت سے راست باز نہین ٹھہرتا ظاہری نہ بلکہ جو ایمان سے
راست باز ہوا سو ہی جئے گا ۱۲ پھر شریعت کو ایمان سے کچھ
نسبت نہین بلکہ وہ آدمی جو اُن حکمون پر عمل کریگا اوسسے
جئے گا ۱۳ مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے
چھڑایا کہ وہ ہمارے بدلے لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہی کہ جو
کڑے پر لٹکایا گیا ملعون ہی انتہی اور جناب یعقوب
پولوس مقدس غیر قومون کے رسول کے رومین ۲ باب
کے ۱۲ مین فرماتے ہین کہ ای بھائیو اگر کوئی کہے کہ مین ایمان
دار ہون پر عمل نکرے تو کیا فائدہ کیا ایسا ایمان اوسے
بچا سکتا ہی پھر اوسی باب کے ۱۹ فرماتے ہین کہ تو ایمان
لاتا ہی کہ خدا ایک ہی اچھا کرتا ہی شیطان بھی یہی مانتے اور
تھر تھراتے ہین ۲۰ پر ای واہے آدمی کب تجکو معلوم ہوگا
کہ ایمان بے عمل مردہ ہی پھر اوسی باب کے ۲۴
مین فرماتے ہین کہ آدمی اعمال سے راست باز ٹھہرایا جاتا
ہی فقط ایمان سے نہین اور اسی کے موافق حضرت عیسیٰ
بھی فرماتے ہین کہ جو مجھی خداوند خداوند کہتے ہین
وہ نجات نہ پائینگے بلکہ وہی لوگ نجات پائینگے جو خدا کے
مرضی پر عمل کرینگے اور خلاصہ یہہ ہی کہ اگر بنصاری شریعت
پر عمل کرینگے تو بقول پولوس مقدس نجات نہ پائینگے اور
اگر عمل نکرینگے تو بقول جناب یعقوب وحسب ارشاد
جناب مسیح نجات نہ پائینگے اور نتیجہ یہہ کہ بنصاری کسی
طرح سے نجات پائینگے انتہی بلفظہ علاوہ اسکے

مرقس باب ۹ وہس ۴۹ مین مسیح فرماتے ہین کہ
ہر ایک شخص آگ سے نمکین کیا جائیگا الخ پھر جسکے ایفذہ شخص
کا حاوی ہی تمام مخلوق پس اس ورس سے تو معاذ اللہ ہر نبی
کا بھی جہنم مین جانا ثابت ہوتا ہی اور اس ورس نے تو عیسائیون
کے اس عقیدہ کو کہ مسیح ہمارے واسطے کفارہ ہوئے باطل
کر دیا کیونکہ جب یہہ ثابت ہوگیا کہ ایک مرتبہ سب جہنم مین
جائینگے تو مسیح کا کفارہ ہونا نہ ہونا برابر ہے عرض یہہ
آپ لوگون کی نجات آپ کی کتاب سے کہ جسکو آپ الہامی
سمجھتے ہین ثابت نہین ہی ہان اگر نجات ہی تو دین محمدی
مین ہی سو من اونچہ شرط بلاغ ہست با تو میگویم تو
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

پس ہر فرد بشر کو لازم ہی کہ تعصب کو کام نفرما کر جانب
حق کا ہوتا اور جستجو راہ راست کی کرے اقول
اگر واقعی یہہ قول آپکا صحیح ہی اور آپ اسپر ثابت قدم ہین تو
مجکو یقین ہی کہ آپ مذہب اسلام کو صحیح سمجھینگے اور بعد موقوف
اس غلط کے دین اسلام قبول فرمائینگے قال چنانچہ جملہ
مذاہب دنیا مین ایسے ہین کہ جنکا نسبت آپ بھی کہہ سکتے ہین
وہ صریحی جھوٹے اور باطل ہین اقول اہل اسلام نے
عقلا و نقلا خوب دریافت کر لیا ہے کہ سوے مذہب
اسلام کے مذاہب مروجہ حال صحیح نہین فقط

چندہ روم

بانی جناب شیخ فخر الدین احمد صاحب کے معاون ہوگئے